
یارسول اللہ
یا اللہ
خطبة الجمعة
موضوع
عظمت غوث اعظم
تاریخ
03 اکتوبر
سنہ 2025 عیسوی
بحکم
سجادہ نشین
دربار عالیہ میرا شریف
بفیضانِ نظر
خواجگان
میرا شریف
زیرِ نگرانی
مفتی
محمد عمر حیات
بندیالوی
برائے ایصال ثواب
والدہ
مرحومہ مغفورہ
علم دین مصطفائی
مولف
حافظ علم دین مصطفائی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَلَا تُطِعْ

مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰاہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا ۝ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا

ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا

جہازِ تاجراں گرداب سے فوراً نکل آیا

وظیفہ جب انہوں نے پڑھ لیا یا غوثِ اعظم کا

رہائی مل گئی اس کو عذابِ قبر و محشر سے

یہاں پر مل گیا جس کو وسیلہ غوثِ اعظم کا

خداوندا دُعا مقبول کر ہم رُوسیاہوں کی

گناہوں کو ہمارے بخش صدقہ غوثِ اعظم کا

بعد از حمد و صلوٰۃ۔۔۔ انتہائی واجب الاحترام بزرگو، دوستو اور نوجوان ساتھیو!

خالق کائنات کا بے پناہ فضل اور کرم کہ جس نے ہمیں ایسا حسین مذہب عطا فرمایا کہ جس مذہب کا ہر گوشہ نورٌ علیٰ نور ہے جس مذہب کا ہر پہلو حسین، پاکیزہ، منور اور معطر ہے۔

برادرانِ اسلام! اسلام کو اللہ نے اعزاز بخشا ہے کہ یہ دو چیزوں سے جڑا ہوا ہے۔ اسلام کا بڑا گہرا تعلق ہے ایک تلوار سے اور دوسرا کردار سے۔ تلوار نے بھی کردار ادا کیا ہے اور کردار نے تلوار سے بڑھ کر کردار بھی ادا کیا ہے اور اپنا اثر بھی چھوڑا ہے۔ ہم ہر اک محسن

کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، جس نے بھی اسلام کی عظمت اور رفعت کا جھنڈا اٹھایا۔

ایک ہندو جرنیل نے کہا تھا، دنیا کی خوش نصیب قوم بھی مسلمان ہے اور بد نصیب قوم بھی مسلمان ہے۔ خوش نصیب اس لیے کہ اس قوم کا اک اک ہیرو اتنا حسین ہے کہ اس کی زندگی اس قدر اعلیٰ ہے کہ اک اک بندہ بھی نوے نوے لاکھ لوگوں کو اپنے محبوب کے دین کا نور عطا فرماتا ہے۔ یعنی اسلام اندر ہیروز بے مثال، باکمال اور ان گنت بھی ہیں اور ہر اک ہیرو بڑا اعلیٰ اور ارفع ہے۔ اور بد نصیب اس لیے کہ ہندو ازم کے پاس فالو کرنے کے لئے کوئی ایسا کردار نہیں جس کو سامنے رکھ کر اسکی پیروی پر ناز کریں، ہاتھوں کی بنی مورتیاں، مندروں میں سجے بت، وہ بیچارے انکی پوجا پاٹ کر کے دل کو تسلی دیتے ہیں۔ لیکن ایسے ہزاروں لوگ مسلمانوں کے پاس موجود ہیں جنہوں نے اپنی زندگی اور اپنی ذات سے بہت بلند ہو کر ہر لمحہ، ہر لحظہ دین اسلام کی ترویج و اشاعت کیلئے کارنامے انجام دیئے ہیں۔

برادرانِ اسلام! مسلمان خوش نصیب کیوں؟ اس لیے کہ لاتعداد ہیروز موجود ہیں۔ اور بد نصیب اس لیے کہ اگر مسلمان تولنے اور ماپنے پہ آجائیں تو اس نبی کو بھی اپنے پیمانے پر تولتے ہیں کہ جو نبی انگلی کا اشارہ کرے تو چاند کا کلیجہ چیر کر رکھ دیتا ہے، جو نبی اشارہ کرے تو ڈوبا سورج پلٹ کر سلامی دیتا ہے اگر یہ تولنے پر آجائیں تو.....

برادرانِ اسلام! اگر ان کی رفعت و عظمت کی بات ہو تو اس امت کا ایک ہیرو ایسا بھی ہے جو منبر رسول پر بیٹھ کر 950 میل دور لڑنے والے لشکر کی کمانڈ کر سکتا ہے۔ اگر وہ رقعہ لکھ

دے تو دریائے نیل کو جوانی بخش دیتا ہے، ڈنڈا زمین پر مارے تو زلزلہ روک دیتا ہے۔

اس امت میں ایسا ہیرو بھی ہے جو ایک رکاب میں پاؤں رکھے اور دوسری میں رکھنے سے پہلے قرآن مکمل کر لیتا ہے۔ اس امت میں ایسے ہیرو بھی ہیں کہ زمین کو ٹھوکر ماریں تو خیبر کے پرخچے اڑا دیتا ہے۔ ایسے ہیروز بھی ہیں کہ پوری کائناتِ انسانی اندر اپنا گلشن لٹا کر اپنا کنبہ لٹا کر اخلاص اور محبت کے ساتھ انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ بدقسمتی کہ قوم ان کو بھی اپنے پیمانے پر تولنے اور ماپنے سے گریز نہیں کرتی۔

برادرانِ اسلام! ہمارے سامنے ایسے ہیروز ہیں کہ بحمدہٖ تعالیٰ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں نورانی چہرے موجود ہیں۔ جن پاکیزہ شخصیات میں سے آج کے ہمارے ممدوح، محسن اور انسانی کائنات کے اندر ایک نمایاں اور منفرد جناب حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، محبوب سبحانی، قطبِ ربانی، غوثِ صمدانیؒ ہیں۔ ایک ایسا کردار، ایک ایسی ذات جس کے انوار و تجلیات تقریباً ہزار سال کے قریب ہونے کے باوجود بھی ابھی مدھم نہیں ہوئے۔ مسلسل آنے والی نسلوں کے دل و دماغ میں وہ کردار اسی طرح انوار و تجلیات کے ساتھ جڑے ہوئے مستقل طور پر موجود ہیں۔

گرامی قدر حضرات! کچھ شخصیات کیلئے یہ جاننا ضروری ہوتا ہے کہ کب پیدا ہوئے انکی تاریخ (ہسٹری) کیا ہے، مگر کچھ شخصیات کیلئے یہ جاننا ضروری ہوتا ہے کہ اللہ نے انہیں پیدا کیوں کیا۔ غوثِ پاک کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ اللہ نے کیسے ماحول میں

اور کیسے دور میں انکو کائناتِ عالم میں جلوہ گر فرمایا اور ان سے رب نے اپنے محبوب کے تصدق سے خالقِ کائنات نے کتنا بڑا کام لیا۔

برادرانِ اسلام! کسی شخصیت کو جب محققین پرکھنا چاہتے ہیں تو پہلے ان کے معاصرین، مخالفین اور معاندین ومحاسدین کو دیکھتے ہیں کہ انکا لیول کتنا ہے۔ کیا ان کا بچپن غیر معمولی ہے؟ کیا انکی تعلیم، ان کی تحقیق اور علمی اڑان غیر معمولی ہے کیونکہ محققین کے نزدیک یہ کوئی کمال نہیں کہ بندہ کرکٹ کھیلتا ہو باؤلر ہو یا بیٹسمین ہو اور حاکم اعلیٰ بن جائے یہ کوئی کمال نہیں کیونکہ یہ دونوں شعبے مختلف ہیں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ سب حادثاتی ہے اور ایک بندہ بنیادی طور پر دھرتی پہ آئے پھر وہ اپنے غیر معمولی مزاج سے اپنے دور میں غیر معمولی انقلاب برپا کر دے۔ اس حوالہ سے اسے دیکھا جائیگا پھر ایسی شخصیت کو محققین نے جو غیر معمولی unmit نقش چھوڑے، لوگوں کے مزاج اور فکر کے زاویے درست کرے، علمی، فکری اور روحانی طور پر عظمت کے اوج ثریا پر چمکتا ہو پھر وہ انکو مجدد بھی ڈکلیر کرتے ہیں، وہ مجددین کی صف میں شامل ہوتا ہے۔ اسکا بچپن، لڑکپن غیر معمولی ہوتا ہے گویا ہم اگر پانچویں صدی ھجری کے حالات دیکھیں اس کے اندر امت بالکل عجیب پوزیشن اختیار کر چکی تھی۔ اُندلس کے اندر اور اُندلس سے لیکر برصغیر تک حکمرانوں کی کیفیات اور ان کا مزاج بالکل چینج ہو چکا تھا۔ ھسپانیہ کی حکومت سے لیکر مصر تک، مصر کی حکومت سے لیکر برصغیر تک عیاشی بے حیائی اور بدکاری بالکل اپنے عروج کی طرف جا

رہی تھی۔نواب 500 رکھیل عورتیں اپنے زیر سایہ رکھ کے جنسی تسکین کا سامان فراہم کر رہے تھے۔محراب ومنبر کی آواز کو جکڑ دیا گیا تھا۔نوابوں اور حکمرانوں کی خواہش تھی کہ دین ہماری سوچ کے مطابق دیا جائے ورنہ کچل دیا جائے۔محراب اجڑے، منبروں کے تقدس پامال ہوئے اور پھر لادینی قوتیں اور طاغوتی طاقتوں نے ایک نئی گیم کھیلی کہ قوم کو ایسے فساد میں مبتلا کیا کہ مناظرے، مناکشے اور مجادلے شروع ہو گئے۔اس وجہ سے عجیب وغریب ماحول چل نکلا۔امت ایک دوسرے کے خلاف مسلسل ہرزا سرائی میں مصروف ہو گئی، نیک، صالح اور متقی لوگ اس حوالے سے جنگلوں کا رخ اختیار کر گئے۔

اس دور کے اندر(اسکو محدث دیوبند علامہ انور کاشمیری نے فیض الباری میں بیان کیا) سرکار کے فرامین کی روشنی میں۔وہ کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچویں صدی ھجری میں دین اسلام پر ایک مصیبت کی چکی چلے گی پھر کوئی ایسی شخصیت اس ماحول میں دین اسلام کو نکھار کر دنیا کے سامنے پیش کرے گی۔عظمت ورفعت کی طرف لے جائیگی۔ گویا اُس وقت اور دور کی نشاندہی کی کہ جس وقت تمھارے میرے رب کا خاص کرم ہوا اس دھرتی پر 470ھ میں خالق کائنات نے الشیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو پیدا فرمایا اور آپکی جلوہ گری سے ماحول بالکل یکسر بدلتا گیا۔

برادرانِ اسلام! گزشتہ جمعۃ المبارک کے خطبہ میں اصحابِ کہف اور حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کے واقعات کے بعد ولایت وکرامات کے اثبات کے لیے قرآن مجید سے

تیسری دلیل ہمیں حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت مریم سلام اللہ علیہا کے واقعہ سے ملتی ہے:

سیدہ مریم سلام اللہ علیہا بچپن میں حضرت زکریا علیہ السلام کی زیر کفالت تھیں۔اس زمانے میں حضرت زکریا علیہ السلام نے دیکھا کہ بے موسمی پھل بند کمرے میں ان کے پاس آتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: یٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا۔ ''اے مریم! یہ چیزیں تمہارے لیے کہاں سے آتی ہیں''؟ حضرت مریم سلام اللہ علیہا نے جواب دیا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ ''یہ (رزق) اللہ کے پاس سے آتا ہے۔'' (آل عمران،37:3)

حضرت مریم سلام اللہ علیہا نبی نہیں بلکہ اللہ کی نیک وصالحہ بندی ہیں، انکے پاس بند کمرے میں پھل کا آنا، ان کی کرامت ہے اور اس ولیہ وصالحہ خاتون کی کرامت کو قرآن خود بیان فرما رہا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام دعا کرنے لگے، کہنے لگے یا اللہ! میں ابھی بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اگر مریم کو بغیر موسم کے پھل مل سکتے ہیں تو مجھے بھی بے وقت کی اولاد مل سکتی ہے۔ دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خوش خبری سنا دی اور اولاد مل گئی۔

یہ کس کی کرامت ہے؟ بنی اسرائیل کی ولیہ کی، اور جب بات آئے حضور غوثِ اعظمؒ کی، بات آئے جب نبی پاک کی امت کی ولایت کی تو.....

المستنجد باللہ بادشاہ تھا کہتا ہے مجھے غوثِ اعظمؒ کے مرید کہا کرتے ہیں کہ ہمارا پیر بڑی شان والا ہے تو میں نے کہا میں تو دیکھوں گا تو پرکھوں گا نا اور پرکھوں گا تو مانوں گا۔ کہتا ہے میں گیا، سیب کا موسم نہیں تھا تو میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے جا کر کہنا ہے

غوث پاک سے، کہ سیب کھلائیں، کھلا دیئے، تو ولی نہ کھلائے تو میں نہیں مانتا۔ کہتا ہے میں جب پہنچا تو مجھے کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی، حضور غوثِ پاک نے ہاتھ اٹھایا تو ہاتھ میں سیب تھا۔ کہنے لگے بادشاہ کھالو اور ولیوں کی ولایتوں کو سیبوں پر نہیں پرکھا کرتے کھالو! کوئی ہماری ولایتیں سیبوں کی محتاج ہیں کہ تو پرکھ رہا ہے۔ تو بادشاہ کہنے لگا پہلے آپ کھائیں برکت والا ہو جائے گا۔ غوثِ پاک نے کھایا تو بڑا مزہ لے کر... پادشاہ کو دیا تو اس کی حالت بری ہو گئی پھر غوثِ پاک نے کھایا تو بڑا سرور لیکر پھر اسکو دیا تو برا سا منہ بنالیا غوثِ پاک فرماتے ہیں لوگوں کو بتاتا کیوں نہیں کہ تجھے کیا ہو رہا ہے، بول تو سہی، چہرے کے رنگ بدل رہا ہے بتاتا کیوں نہیں۔ کہنے لگا، حضور آپ کھاتے ہیں تو میٹھا ہوتا ہے میں کھاتا ہوں تو کڑوا۔ آپ فرمانے لگے۔ سیب وہی ہے فرق بس ہاتھ کا ہے۔ جب ظالم کے ہاتھ لگتا ہے تو کڑوا ہو جاتا ہے۔ تیرے ہاتھ ظلم والے ہیں، ظلم کرنا چھوڑ اور توبہ کیا کر---(المرجع السابق ص:121)

برادرانِ اسلام! قرآن مجید سے اصحاب کہف، حضرت موسیٰ و حضرت خضر اور حضرت مریمؑ کے واقعات کے بیان کے بعد ولایت و کرامات کے اثبات کے لیے چوتھی دلیل حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک امتی آصف بن برخیا کی ہے۔ اس کرامت کا پسِ منظر یہ ہے کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے ملکہ بلقیس کا تخت لانے کا کہا جو 40 ہزار میل کے فاصلے پر تھا، قرآن مجید کی سورہ النمل پڑھیے---اَسی فٹ اُونچا، اَسی فٹ چوڑا، اَسی

فٹ لمبا۔ تو ایک جن کھڑا ہوا: قَالَ عِفۡرِیۡتٌ مِّنَ الۡجِنِّ اَنَا اٰتِیۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ تَقُوۡمَ مِنۡ مَّقَامِكَ وَاِنِّیۡ عَلَیۡهِ لَقَوِیٌّ اَمِیۡنٌ "ایک قوی ہیکل جن نے عرض کیا: میں اسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ اپنے مقام سے اٹھیں اور بے شک میں اس (کے لانے) پر طاقتور (اور) امانت دار ہوں۔" (النمل،39:27) آپ علیہ السلام نے اس کی اس پیشکش کو قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام کی امت کا ایک ولی کھڑا ہوا، اس کا تعارف قرآن نے یوں بیان کیا: قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡكِتٰبِ اَنَا اٰتِیۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡكَ طَرۡفُكَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ "(پھر) ایک ایسے شخص نے عرض کیا جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا کچھ علم تھا کہ میں اسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی نگاہ آپ کی طرف پلٹے (یعنی پلک جھپکنے سے بھی پہلے)، پھر جب (سلیمان علیہ السلام نے) اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا (تو) کہا: یہ میرے رب کا فضل ہے۔" (النمل،40:27)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس امتی کا نام آصف بن برخیا تھا۔ انہوں نے اپنی اس طاقت و کرامت کے اظہار کو "ھذا من فضل ربی" کے الفاظ سے بیان کیا کہ اس میں میرا کچھ نہیں بلکہ یہ اللہ کا فضل ہے۔ اور ادھر اللہ فرماتا ہے۔ فضل کبیر۔ جس پر صرف فضل ہو اس کا یہ حال ہے تو مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں پر تو فضلِ کبیر ہوگا۔

برادرانِ اسلام! کچھ تاجر حضور غوث پاک کے مرید تھے تجارت کے لیے دریا پار جانے

لگے تو غوثِ پاک سے کہنے لگے کہ سنا ہے وہاں طوفان آجاتا ہے تو غوثِ پاک فرمانے لگے ایک وعدہ تم کرلو ایک میں کرلیتا ہوں۔ کہنے لگے آپ فرمائیں کیا کرنا ہے۔ غوثِ پاک فرماتے ہیں بددیانتی نہ کرنا، لوٹ مار نہ کرنا یہ وعدہ تم کرلو۔ انشاءاللہ حفاظت سے واپس آؤ گے یہ وعدہ میں کرلیتا ہوں۔ تاجر کہتے ہیں ہم گئے، تجارت کی۔

ادھر شاگرد کہتے ہیں کہ غوثِ پاک کی بارگاہ میں حاضر تھے حضرت خطاب فرمارہے تھے۔ باتیں کرتے کرتے اچانک یوں اپنا ہاتھ آگے کیا۔ حضرت غائب نہیں ہوئے صرف ہاتھ۔ (اور وہ پھر اَسی فٹ چوڑا لمبا اور اونچا اور اَسی من اس کا وزن تھا وہ بھی گئے نہیں اور تخت آگیا تھا کہ نہیں)۔ کہتے ہیں باتیں کرتے کرتے سیدھا ہاتھ بڑھایا اور ہم نے دیکھا حضرت کا سارا ہاتھ پانی میں بھیگ گیا:

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا،

ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا۔

ہم نے پوچھا، حضور کیا ہوا؟ چپ کر کے دھیان سے سبق پڑھو۔۔ کہتے ہیں ہم نے تاریخ اور دن نوٹ کرلیا۔ ایک ڈیرھ مہینے بعد وہ تاجر آئے ہم اسی طرح بیٹھے تھے کہنے لگے حضور اس دن پتا ہی نہیں چلا۔ غوث پاک فرماتے ہیں۔۔۔ بات ہوگئی نہ کیوں چھیڑتے ہو۔ کہا حضور پتا نہیں چلا کیسے کشتی بچ گئی۔ آپ نے فرمایا! رب جب فضل کرنے لگتا ہے تو پتا چلنے ہی نہیں دیتا۔ بس ٹھیک ہوگیا نا اب چھوڑو بھی۔ غوثِ پاک نے یہ کہ کر چپ کرا دیا۔

جب حضرت صاحب اٹھ گئے تو شاگردوں نے کہا ہمیں بتاؤ کیا ہوا تھا۔ کہتے ہیں کیا بتائیں، دریا میں کشتی چل رہی تھی۔ اچانک ہچکولے کھانے لگی، طوفان آ گیا۔ کہتے ہیں ہمارے دلوں میں خیال آیا کہ غوثِ پاک نے کہا تھا وعدہ کرو بے ایمانی نہیں کرو گے ہم نے وعدہ پورا کر دیا ہے۔ اب غوثِ پاک کا وعدہ تھا کہ انشاءاللہ حفاظت سے آ ؤ گے۔ کہتے ہیں۔ اچانک ہم نے پانی کے اندر ایک ہاتھ نمودار ہوتے دیکھا۔ اس نے ایسے کھینچ کر دریا کے کنارے لگا دیا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم، ص 197)

حضرت سلطان باھوؒ فرماتے ہیں۔

بغداد شہر دی کی اے نشانی اچیاں لمیاں چیراں ہو

تن من میرا پرزے پرزے جیویں درزی دیاں لیراں ہو

اینہاں لیراں دی میں کفنی پا کے رلساں سنگ فقیراں ہو

بغداد شہر دے ٹکڑے منگساں کرساں میراں میراں ہو

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

برائے ایصالِ ثواب والدہ مرحومہ مغفورہ حافظ علم دین مصطفائی ڈیلی فرمانِ مصطفےٰ ﷺ و فقہی مسائل اور ہفتہ وار خطبۂ جمعۃ المبارک کیلئے

ہمارا واٹس ایپ کمیونٹی (مصطفائی علمِ دین)

https:// chat.whatsapp.com/EzBFInFC9M88R6D65RDXrG

ہمارا واٹس ایپ گروپ (مصطفائی خطبات جمعہ)

https://chat.whatsapp.com/GzHht1UFkw16k7DRL0ANRi

ہمارا واٹس ایپ چینل (مصطفائی علمِ دین)

https:// whatsapp.com/channel/0029Vaek01L9mrGcsWGXHu1S

جوائن کریں، شکریہ۔